بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

دارُالِافتاء کو کسی بھی بینک کے اندرونی معاملات کا تفصیلی علم نہیں ہوتا،اس لئے دارالإفتاء کسی بھی بینک کے اندرونی مالی معاملات کی ذمہ داری نہیں لیتا،البتہ بحالتِ موجودہ ہمارے یہاں جو غیر سودی یا اسلامی بینک شرعی اصولوں کے مطابق قابلِ اعتماداور مستند علماءِ کرام کے زیرِ نگرانی اور شرعی اصولوں کے مطابق کام کر رہے ہیں ان سے مالی معاملات کئے جاسکتے ہیں، تاہم چونکہ حالات بدلتے رہتے ہیں اس لئے ان غیر سودی بینکوں کے مالی معاملات کی شرعی حیثیت سے واقف ہونے کے لئے سال میں ایک دو مرتبہ اُنکے شرعی مشیر سے رابطہ کریں۔اگر وہ مستند عالم دین ہوں اور آپ کو اُن پر اعتماد ہو اور وہ بھی بینک کے مالی معاملات سے شرعی طور پر مطمئن ہوں تو آپ بینک سے معاملہ جاری رکھ سکتے ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

زاہد اللہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۶/ربیع الثانی/۱۴۴۲ھ

۲۳/نومبر/2020ء

الجواب صحیح

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۶/ربیع الثانی/۱۴۴۲ھ

۲۲/نومبر/2020ء

الجواب صحیح

شاہ محمد تفضل علی

۸/۴/۱۴۴۲ھ

الجواب صحیح

۱۴۴۲/۴/۷

دارالافتاء

فتویٰ نمبر ۵۲/۲۲۳۰

۱۴۴۲/۴/۹

۲۰۲۰/۱۱/۲۵